www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نعت گوئی کے آداب اور حدودِ شرعیہ

مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

نعت نبوی، معروف صنفِ سخن ہے۔ مسلمان ہی نہیں غیر مسلم شعراء نے بھی بارگاہِ نبوت میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ نعت گوئی کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر شرعی اعتبار سے روشنی ڈال کر رہنمائی فرمائیے!

۱۔ نعت گو شعراء عام طور پر مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ مبالغہ کس حد تک جائز ہے؟

۲۔ عام نعت گو شعراء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تخاطب کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

دعا خواہ

اختر راہی ۲۹/۸/۷۵

۸ ستمبر ۷۵ء

★ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ صرف نعت ہی نہیں ہر طرح کے کلام میں مبالغہ صرف اس حد تک جائز ہے کہ اس کے پیچھے یا اس کے نیچے اصل حقیقت بالکل چھپ کر یا دب کر نہ رہ جائے بلکہ ہر سامع و قاری بآسانی سمجھ لے کہ حقیقتِ نفس الامری کیا ہے جسے مبالغے کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر ہے۔

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس شعر کے پہلے مصرع میں مبالغہ تو ہے لیکن دوسرے مصرعے نے یہ واضح کر دیا ہے کہ مقصودِ کلام یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و صفات میں جامعیت اور ہمہ گیری تھی۔ دوسرا شعر یہ ہے۔

کیا شانِ احمد کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر چمن میں محمد کا نور ہے

اس شعر میں ایسا مبالغہ ہے جس کی اجازت ذاتِ باری کی شانِ وحدانیت و خلاقیت نہیں دیتی اور اس کے ڈانڈے شرک سے جا ملتے ہیں۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تخاطب میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس کی پشت پر یہ عقیدہ کارفرما نہ ہو کہ آنحضورؐ ہر خطاب کو بلاواسطہ اور بلا استثناء اس طرح سن رہے ہیں جس طرح اس دنیا میں ایک متکلم دوسرے کا کلام سنتا ہے۔ اس کے بجائے اسے عالم تصور کا خطاب سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا اور ہمارے ہدیۂ عقیدت کو اس قابل سمجھے گا تو آنحضورؐ تک اسے پہنچا دے گا۔

عام نعت گو شعراء جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معشوقِ نازنین فرض کرکے آپ کے سراپا کی تفصیل بیان کرتے ہیں اور آپ کے جسد عنصری بلکہ اعضائے مبارک کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ اندازِ کلام ناپسندیدہ اور سوئے ادب کا پہلو رکھتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و محاسن بیان کرتے وقت وقار و متانت اور تعظیم و تقدیس کی روش اختیار کرنی چاہیے۔

خاکسار
ابو الاعلیٰ

★ حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ مبالغہ ایسا جائز نہیں ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ نبوت اور مقامِ رسالت سے اٹھا کر الوہیت کے حدود میں داخل کر دیں۔ اس طرح کرنا ناجائز ہے۔ باقی مقامِ رسالت کے اندر ہر قسم کی تعریف جائز ہے۔ مثلاً عصمتِ انبیاء کے عقیدہ سے حسان بن ثابت کا یہ شعر۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ ... كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

۲۔ اگر خطاب کرنے والا اس عقیدہ سے خطاب کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو پھر یہ حرام ہے۔ شرک و کفر تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر صرف محبت کے اظہار کے لیے ہو یا درود و صلوٰۃ میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ